وَ اِنَّ رَبَّکَ لَذُوْ مَغْفِرَۃٍ لِّلنَّاسِ عَلٰی ظُلْمِھِمْ ، "اور بے شک آپ کا پروردگار لوگوں کے حق میں باوجود ان کے ظلم کے صاحب مغفرت ہے"۔ جس کے لیے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل ہوتا چلا آ رہا ہے: "لیس فی القرآن ارجٰی لیۃ من ھذہ، "قرآن مجید میں اس سے بڑھ کر پرامید و پرتسلی کوئی آیت نہیں ہے"۔

عَلٰی ظُلْمِھِمْ کی تصریح قرآنی پر غور ہو توبہ کے بعد تو گناہ گار "گناہ گار باقی ہی نہیں رہتا۔ اس کا گناہ معاف ہو ہی جاتا ہے۔ یہاں تو یہ تصریح ہے کہ بندوں کے ظلم و زیادتی کے ہوتے ہوئے اللہ اس کے حق میں صاحب مغفرت ہے، جس کے صاف معنی یہ ہیں کہ غیر تائبین کے بھی حق میں صاحب مغفرت ہے۔ اکابر اہل سنت کا تو یہی مسلک ہے۔ امام رازیؒ تفسیر کبیر میں کہتے ہیں: "ہمارے بزرگوں (یعنی اہل سنت) نے آیت سے یہ نتیجہ نکالا ہے کہ اللہ تعالیٰ گناہ کبیرہ بغیر توبہ کے بھی معاف کر دیتا ہے"۔

اور بیضاوی میں ہے: "علٰی ظلمھم کی قید اس پر دلیل ہے کہ توبہ کے بغیر بھی معافی ہو سکتی ہے۔ اس لیے کہ جو تائب ہو گیا وہ پھر ظالم ہی کہاں رہا"۔ (مولانا عبدالماجد دریا بادیؒ)

غیر محرم کے ساتھ حج

میری بیوی کے ساتھ اس کی بھابی جن کے لیے میں غیر محرم ہوں، حج پر جانا چاہتی ہیں۔ بعض دوسرے اعزہ کا بھی ساتھ ہے۔ مجھ سے پوچھا گیا کہ کیا اس صورت میں میری زوجہ کی بھابی ہمارے ساتھ حج کو جا سکتی ہے۔ میں نے محمد یوسف اصلاحی کی کتاب آسان فقہ (حصہ دوم) صفحہ ۲۵۰-۲۵۱ کے حاشیہ میں درج ذیل عبارت کی روشنی میں اثبات میں جواب دیا:

"جس خاتون کا شوہر نہ ہو اور کوئی ایسا محرم بھی نہ ہو جس کے ساتھ سفر حج میں جا سکے تو پھر وہ ان رفقا سفر کے ساتھ سفر کر سکتی ہے جن کی اخلاقی حالت قابل اطمینان ہو۔ یہ امام مالکؒ اور امام شافعیؒ کا مسلک ہے"--- مسئلے کی نزاکت کے سبب میں نے یہاں ایک مولوی صاحب، جو مسجد کے خطیب اور حافظ قرآن ہیں، سے پوچھا اور درج بالا کتاب کا حوالہ دیا۔ انھوں نے کہا "یوسف اصلاحی، مودودی ذہن کا بندہ ہے۔ حوالہ بھی غلط ہے۔ وہ عورت نہیں جا سکتی، حج نہیں ہو گا"۔ یہ اس مفتی کا فتویٰ ہے۔ اس سلسلے میں آپ سے رہنمائی درکار ہے۔

آپ نے اپنی اہلیہ کی بھابی کے متعلق جو استفسار کیا ہے کہ وہ آپ کے، درآں حالیکہ آپ کے ساتھ آپ کی زوجہ اور دوسرے متعدد افراد ہیں، حج پر جا سکتی ہیں یا نہیں، اور اس سلسلے میں آپ نے مولانا